اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ | ۳۰ شہادت ۱۳۱۹ہش | ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء | نمبر ۹۷

جماعت احمدیہ سے غیر مبایعین کے اختلاف کی اصل وجہ

"کفر و اسلام اور نبوّت وغیرہ کے مسائل باعث اختلاف نہیں تھے۔ اس وقت ان (غیر مبایع) لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ایک شخص (حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو خلیفہ مان کر اور اس کی اطاعت کا اقرار کر کے ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ اب کسی طرح اس غلطی کو مٹانا چاہیئے"

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں فتنہ غیر مبایعین کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے ان لوگوں کے متعلق فرمائے۔ جو اس فتنہ کے بانی مبانی ہیں۔ اور جنہوں نے ہمیشہ اس بات سے انکار کرتے ہوئے اختلاف کے متعلق بعض مسائل کی آڑ لینے کی کوشش کی۔ اور ایک دفعہ تو مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ:-

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے۔ اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلاف بھی ہے۔ جس قدر مسائل اختلافی ہم ہر دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلافی مسئلہ نبوت سے پیدا ہوئے ہیں"

(ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق)

مولوی محمد علی صاحب نے یہ پہلو محض اس لئے اختیار کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ سے ہی ان پر اور ان کے رفقاء پر بغاوت۔ اور سرکشی کا جو الزام عائد ہوتا تھا۔ اور جس سے ایک تسلیم کردہ امام کے مقابلہ میں ان کی رعونت اور تکبر کا ثبوت ملتا تھا۔ اس پر پردہ پڑ جائے۔ لیکن جب مسائل پر بحث کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو مولوی صاحب اس بات پر بھی قائم نہ رہے۔ جو خدا کی قسم دے کر بڑے اصرار سے پیش کر چکے تھے۔ یعنی سب سے پہلے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گفتگو کرنے سے صریح طور پر گریز کر گئے۔ اور ابھی تک گریز کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حال میں جہاں انہوں نے "وجہ نزاع" (۱) مسئلہ کفر و اسلام (۲) مسئلہ نبوت اور (۳) مسئلہ خلافت کو قرار دیا ہے۔ وہاں بحث کے لئے سب سے پہلے مسئلہ کفر و اسلام کو منتخب کیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بحث کا مرکز قرار دیا جاتا۔ کیونکہ وہ خود تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ تمام اختلافی مسائل اسی سے پیدا ہوئے ہیں*

غرض مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے ہمیشہ اس بات سے انکار کیا۔ کہ جماعت احمدیہ میں اختلاف پیدا کرنے کا باعث مذہبی مسائل نہ تھے۔ بلکہ ان کی وہ رعونت اور تکبر تھا جو واجب الاطاعت امام کی اطاعت میں حائل ہو رہا تھا۔ لیکن حقیقت یہی تھی۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں ہی سب سے بڑا اور سب سے وزنی اعتراض جو جماعت احمدیہ پر کیا گیا۔ اور جسے ہمیشہ مختلف رنگوں میں دوہرایا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ "اب وہ پچیس سال کے نوعمر جوان کے غلام ہیں۔ ان کی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں رہی۔ کیونکہ وہ موجودہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کامل اطاعت کی بیعت کر چکے ہیں"

گویا غیر مبایعین کے لئے سب سے زیادہ خوفناک چیز "کامل اطاعت" تھی۔ اور چونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ عہد کر کے کہ "آپ کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"۔ (بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء) اس سے سبکدوش ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود ناکام ہو چکے تھے۔ اس لئے خلافت ثانیہ کے شروع ہونے کے وقت انہوں نے "کامل اطاعت" اختیار نہ کی۔ اور اس طرح بخیال خویش اس غلطی کی اصلاح کی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے وقت ان سے سرزد ہو چکی تھی۔ اس کے بعد مسائل کو آڑ بنا لیا گیا*

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال میں اسی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ امید نہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی اب بھی کھلے الفاظ میں اس کا اقرار کریں۔ اگرچہ ان کے اخبار "پیغام صلح" ۱۵ اپریل نے ان کے لئے انکار کی کوئی وجہ باقی نہیں رہنے دی۔ چنانچہ لکھا ہے "سارا تنازعہ تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے لیڈر کی پوزیشن مطلق العنان و مطاع الکل حاکم کی حیثیت ہو۔ یا وہ صحیح اسلامی نظام جمہوریت کا پابند ہو۔ یہ وہ بنیادی مسئلہ ہے۔

جو جماعت میں تمام اختلافات و تنازعات کے لئے بطور جڑ کے ہے ۔ ۔ ۔ ہماری رائے میں باقی کل تنازعے اس بنیادی مسئلہ کی فرع ہیں۔ مگر انہیں طول اس لئے دیا جاتا ہے۔ تا اس بنیادی مسئلہ سے توجہ ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے“

یہ الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس بیان کے حرف حرف کی تصدیق کر رہے ہیں۔ جو اس مضمون کے ابتداء میں درج کیا گیا ہے۔ اور جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی اصل غرض واجب الاطاعت امام کے حلقہ اطاعت سے سرکشی کرنا تھی۔ جو انہوں نے کی اور دوسرے مسائل کو خواہ مخواہ آڑ بنا لیا۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے اخبار ”پیغام صلح“ کے مذکورہ بیان کو بھی جھٹلا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں صاف طور پر مان لینا چاہیئے۔ کہ ان کے اختلاف کی بنیاد اس سرکشی پر ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہی شروع کر دی تھی۔ اور جو خلافت ثانیہ کے ابتداء میں انتہاء کو پہونچ گئی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاں ولادت باسعادت کی خوشی میں کل مقامی دفاتر اور درسگاہوں میں تعطیل رہی۔

کل عصر کے بعد ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی لڑکی آمنہ بیگم کی اور آج بعد نماز عصر جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو تقریبوں میں شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

آج گیارہ بجے صبح خان بہادر مغل باز خاں صاحب رکن پنجاب اینڈ۔ این۔ ڈبلیو ایف پبلک سروس کمیشن بذریعہ کار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ اور بعد ملاقات مقامی دفاتر و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیکھ کر ساڑھے چار بجے شام واپس تشریف لے گئے۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال اپنے وطن سے اور مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ مونگھیر کانفرنس سے واپس آ گئے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام بہت سخت بیمار ہیں (۲) حکیم غلام محمد صاحب حویلی ضلع منٹگمری پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ضروری اعلان

مرزا محمد شریف صاحب کو جماعت ہائے احمدیہ سمبڑیال و پسرور کے معائنہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ عنقریب ان جماعتوں کا معائنہ کریں گے۔ عہدہ داران جماعت ہائے مقامی ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

نوید بقاء

پھر سر پر جو گھنگھور گھٹا چھائی ہے چھٹنے والی ہے
پھر محبوبہ رُخ سے اپنے گھونگھٹ کو اُلٹنے والی ہے
پھر اوس کا قطرہ لہرا کر گرتا ہے غنچے کے لب پر
ہیرے کی کنی پھر برگِ گل کی دھار سے کٹنے والی ہے
پھر بادِ نسیم خراماں ہے پھر پتی پتی رقصاں ہے :
پھر خوشبو کی سوغات ہر اک کو باغ میں بٹنے والی ہے
پھر صبح کا تارا چمکا ہے پھر راگ افق پر چھڑتا ہے
اب تم بھی آنکھیں کھولو پیارے پَو تو پھٹنے والی ہے
پھر تاج ضیا کا رکھ کر سر پر شاہِ سحر ہے آنے کو
پھر رفتہ رفتہ ظلمت ہفت اقلیم کی گھٹنے والی ہے
پھر دل میں تمنائیں اُبھریں۔ پھر شور اٹھا ارمانوں میں
سب رُوپ بدلنے والا ہے کایا ہی پلٹنے والی ہے
پھر عیش کی حُوریں جاگی ہیں پھر رنج کی روحیں بھاگی ہیں
پھر غم کی پہاڑی رستے سے اسلام کے ہٹنے والی ہے
پھر آ پہنچا ہے مسیحِ زماں پھر بیماروں نے شفا پائی
صدیوں سے جو مردے سڑتے تھے پھر انکو نوید بقا آئی

شیخ روشن دین تنویر وکیل سیالکوٹ

۵ ماہ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسے

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تحریک جدید کے جلسوں کے لئے ۵ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ہش کی تاریخ مقرر کی ہے۔ امید ہے کہ تمام مجالس اپنے اپنے ہاں جلسوں کی تیاری میں مصروف ہوں گی۔ تمام احباب جماعت کو فرداً فرداً جلسہ میں شمولیت کی تحریک کی جائے۔ اور حتی الوسع تمام مطالبات تحریک کو عام فہم پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ براہ کرم جملہ مجالس دوسرے ہی دن رپورٹیں بھیجدیں۔

امید ہے کہ وہ احباب بھی جو کسی جگہ مجلس خدام الاحمدیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے جلسے کا انتظام کریں گے۔ اپنی رپورٹیں جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں گے۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

غیر مبایعین کے لئے ایک تبلیغی اشتہار

غیر مبایعین میں تقسیم کرنے کے لئے ایک تبلیغی اشتہار جس کا عنوان ”مولوی محمد علی صاحب کا ادعا باطل اور حق پوشی“ ہے چھپ رہا ہے۔ جو عنقریب جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اور سیکرٹریان تبلیغ وانصار اللہ کو بھجوایا جائے گا۔ احباب ان اشتہارات کو جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی ہے۔ نہایت ہمدردی اور محبت سے ہر غیر مبایع تک پہونچا دیں۔ اور اشتہارات تقسیم کرنے کی اور جو ان سے اثر پیدا ہو۔ اس کی رپورٹ بھجواتے رہیں۔ جن احباب کو غیر مبایعین کے پتوں یا ان شہروں کا علم ہو جہاں وہ رہتے ہیں۔ اور انہوں نے ابھی تک اس کی اطلاع مرکز میں نہیں کی۔ وہ جلد از جلد اطلاع

سلسلۂ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کے متعلق بعض ارکان پیغام بلڈنگس کا یہ لکھنا۔ کہ وُہ مندرجہ بالا الہام کے مصداق ہیں۔ بلاریب غیر مبایعین کے مختل العقل ہونے کی علامت ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ مولانا کی بیعتِ خلافت ان کے لئے ایسی پریشانی اور بدحواسی کا باعث ہوئی ہے۔ کہ جس سے ان کا دماغی توازن قائم نہیں رہا۔ مندرجہ بالا الہام میں کسی ایسے مولوی کی طرف اشارہ ہے۔ جو سلسلۂ قبول الہامات میں سب سے کچّا ہو اور یہ الہام اس طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں اس سے کم اور بھی کچّے ہیں لیکن مولوی غلام حسن صاحب کے بعض مدعیان الہام کی تکذیب یا تصدیق میں توقف کو اس امر کی دلیل بتانا کہ آپ سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچّے ہیں۔ پرلے درجہ کی جہالت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ کیونکہ یہ امر تو آپ کے سلسلہ قبول الہامات میں پختہ ہونے کی دلیل ہے اگر آپ کے نزدیک الہامات کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ تو آپ جس کسی کا الہام سنتے۔ اُسے غلط قرار دیدیتے۔ اور کہدیتے۔ کہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ کے بعد ہمیں کسی الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن آپ کا توقف کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آپ الہامات کو نہایت قدر واحترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اس امر میں نہایت درجہ احتیاط کرتے ہیں۔ تا کہیں کسی سچے ملہم کے الہام کی تکذیب نہ ہوجائے۔ مندرجہ بالا الہام کا صحیح مصداق معلوم کرنے کے لئے نہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو نہ کسی اور کو پیغام بلڈنگس لاہور سے پشاور تک خیال پروازی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں تو "لڑکا بغل میں" والی مثل صادق آتی ہے۔ چنانچہ قاضی محمد یوسف صاحب نے اپنے ایک مضمون میں یہ تحریر فرمادیا ہے۔ کہ جن الہامات کے ساتھ مندرجہ بالا الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا۔ وُہ لاہور کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس سوال کا جواب مدت ہوئی میں نے اپنی ایک تقریر میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیا تھا۔ جو منکرین خلافت کا انجام" کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ سلسلۂ قبول الہامات سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات ہیں۔ اور ان کے قبول کرنے میں کچا ہونے سے مراد ان کی اصل شان ومرتبہ سے کم کرکے قبول کرنا ہے۔ اور اس لحاظ سے سب سے کچے مولوی محمد احسن صاحب امروہوی اور دوسرے درجہ پر کچے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال ہیں لیکن چونکہ مولوی محمد احسن صاحب کی ٹھوکر کا اصل باعث مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقائے کار تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا صحیح مرتبہ بیان کرنے کے بعد میں پہلے مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ ذکر کرتا ہوں۔ اور پھر مولوی محمد احسن صاحب کا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مرتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ پر فرماتے ہیں:۔ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الہٰی چمک اور نور دیکھتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ خدائی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں"۔

دُوسرے لوگوں کے الہامات کی صحت کا معیار

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو قرآن مجید کی طرح دوسرے لوگوں کے الہامات کے لئے بطور محک ومیزان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جائیں تب تک الہامات کا نام لینا بھی کفت گناہ۔ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہو تو یقیناً خدا کا نہیں۔ بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے۔ کہ انجام کار ہلاک ہوجاتے ہیں"۔ (بدر ۱۴۔ فروری ۱۹۰۷ء) ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے۔ جیسے قرآن مجید اور دوسری الٰہی کتب کا۔ اور بہر حال احادیث پر مقدم ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک الہامات حضرت مسیح موعود ؑ کا مرتبہ

مولوی محمد علی صاحب ظہیر الدین اروپی کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "کیا آپ قرآن کریم اور احادیث صحیح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور تحریر پر مقدم جانتے ہیں جیسا کہ ہمارا مسلک ہے۔ یا قرآن اور الہامات مسیح موعود کا ایک ہی مرتبہ سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ میاں محمود احمد صاحب کا مذہب ہے"۔ (پیغام صلح جلد ۲ نمبر ۹۲ ۱۹۱۴ء) پھر لکھتے ہیں:۔ "خود حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں۔ تو اُسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"۔ (شناخت مامورین ص۲۰) حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں:۔ "مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولا گیا ہے۔ کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے۔ اور شریعت کے مطابق ہے۔ اور میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے اور نہ کچھ ملاوٹ۔ اور نہ کوئی شبہ ہے اور اگر فرض محال کے طور پر معاملہ اس کے خلاف ہوتا تو ہم ان سب الہامات کو ردی چیز اور کھانسی کے مادہ کی طرح اپنے ہاتھوں سے پھینک دیتے"۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام ترجمہ از عربی عبارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس بات کو فرض محال کے طور پر لکھا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے باطل عقیدہ (کہ حضرت مسیح موعود ؑ کے الہامات پر حدیث صحیح مقدم ہے) کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اسے ایک واقعہ شدہ حقیقت کے طور پر پیش کردیا۔ پس سلسلہ قبولِ الہامات میں کچے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ہیں۔ جنہوں نے حدیثوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر مقدم قرار دیا۔

سلسلۂ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی

مولوی محمد احسن صاحب جب منکرین خلافت کے ساتھ شامل ہوئے۔ تو آپ نے ایک کتاب لکھی جس میں آپ الہامات کے متعلق لکھتے ہیں:۔ "میرے نزدیک حدیث ضعیف بھی اقوال والہامات سے مقدم ہے۔ بشرطیکہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے مخالف نہ ہو۔ یہ مذہب میرا اس لئے ہے کہ اوّل تو سلسلۂ احمدیہ کے ثبوت حقیقت کا دارومدار احادیث سے ہی ہوا ہے۔ اور قرآن مجید سے تو صرف استنباطات ہوئے ہیں ...... اور حدیث کا موضوع ہونا تب تسلیم کیا جائیگا جبکہ اکابر محدثین نے بصراحت کہدیا ہو۔ کہ خاص یہ حدیث موضوع ہے"۔ (القول الممجد ٹائٹل پیج ص۲)

اب دیکھو۔ کہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ اپنے الہامات کے متعلق۔ کہ وُہ ایسے ہی کلام الٰہی ہے جیسے کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ اور حضرت اقدس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ میرا اپنے الہامات پر ایسے ہی ایمان ہے جیسے کہ قرآن اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور مولوی محمد احسن صاحب امیر منکرین خلافت کے ساتھ مل کر فرماتے ہیں۔ کہ حدیث ضعیف بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے مقدم ہے۔ پس یہ تھا مولوی جو سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا تھا۔ اور مولوی محمد احسن صاحب اپنے باطل عقیدہ کے ثابت کرنے کے لئے یہ وجہ پیش کرتا کہ سلسلۂ احمدیہ کے ثبوت حقیقت کا دارومدار احادیث سے ہی ہوا ہے۔ اسی طرح جھوٹ اور خلافِ واقعہ ہے جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب کا مذکورہ بالا قول مندرجہ شناخت مامورین ص۲۰۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جواب دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس کی تردید کی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے اس دعوے کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وُہ وحی ہے۔ جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وُہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دُنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا"۔ (اعجاز احمدی ص۳۰-۳۱) اس حوالہ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی صحت وعدم صحت کے لئے معیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کا مذہب ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی حدیث کی صحت وعدم صحت کے لئے کسوٹی ہے۔ جو حدیث حضور کی وحی کے معارض ہے۔ وہ ردی کی طرح پھینک دینے کے قابل ہے اور وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہوسکتا کیونکہ وُہ خدا کے قول کے معارض ہے۔ لیکن سلسلہ قبول الہامات میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا دین کے لئے جنگ و قتال کے حرام ہونیکا فتویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان میں مذہبی آزادی حاصل ہونے کے باعث حکومت برطانیہ سے مذہب کے نام پر لڑائی کو قرآنی شرائط کے مطابق ممنوع قرار دیا۔ اور فرمایا ؎

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

دوسری جگہ حضور نے فرمایا۔ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا یعنی تجد بعضهم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ کہ حکومت برطانیہ کے اس احسان کی ناشکری مسلمانوں پر حرام ہے جبتک کہ انگریز خود اپنی حالت کو تبدیل نہ کرلیں۔" (التبلیغ صہ ۱۲)

یہ درست ہے کہ بحالات موجودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی جنگ کے ممنوع ہونے کا ذکر لفظ "حرام" سے فرمایا ہے۔ مگر چونکہ اس کے لئے حتی یغیروا ما بانفسہم کی قید لگادی ہے اسلئے کوئی انصاف پسند یہ اعتراض نہیں کرسکتا۔ کہ حضور نے اسلام کے کسی حکم کو منسوخ فرمایا ہے۔ کیونکہ اسلام نے خود جہاد کے حکم کو اس شرط کے ساتھ مقید کردیا ہے اس کے متعلق احراری اخبار "زمزم" پوچھتا ہے۔ "کیا کبھی کسی امر کے التوا پر بھی لفظ حرام یا منسوخ بولا جاسکتا ہے۔" ؟ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حرام کے معنی از روئے لغت ایسے کام کے ہیں۔ جس کا کرنا منع ہو (الممنوع فعلہ (المصباح المنیر) خواہ اس کا کرنا شریعت کی طرف سے منع ہو۔ خواہ قدرتاً کسی کو اس کے کرنے سے روک دیا جائے (مفردات راغب) ان معنوں کی رو سے عارضی ممنوع پر بھی لفظ حرام بولا جاسکتا ہے۔ بلکہ اسکی ممانعت کی شدت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظ حرام کا بولنا ضروری ہے۔ اس بیان کے لئے قرآن مجید اور احادیث سے بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ میں ذیل میں قرآن شریف کی صرف دو آیات پیش کرتا ہوں۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت بنی اسرائیل کو بتایا کہ کنعان کی زمین میں نے تمہارے لئے مقدر کردی ہے کتب اللہ لکم لیکن جب بنو اسرائیل نے نافرمانی کی۔ اور آگے بڑھنے سے انکار کردیا۔ تب اللہ تعالےٰ نے فرمایا قال فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تأس علی القوم الفاسقین (سورہ مائدہ ع ۴) کہ اب چالیس سال کے لئے یہ زمین ان پر حرام ہے۔ فتح کنعان کا وعدہ ملتوی ہوتا ہے۔ اسے چالیس سال پیچھے ڈال دیا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فانہا محرمۃ علیہم کہ وہ زمین ان پر حرام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ التوا کے لئے بھی لفظ حرام بولا جاسکتا ہے

(۲) اسلام میں خشکی اور تری کے جانوروں کا شکار حلال ہے۔ مگر جب انسان حج کے لئے احرام باندھے۔ تب اس کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ خشکی کے جانوروں کا شکار نہ کرے۔ اور نہ انہیں استعمال کرے یہ ممانعت صرف حج کے ایام میں احرام کی حالت میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما (سورہ مائدہ ع ۱۳) کہ اے مسلمانو! جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر خشکی کا شکار حرام ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ایک عارضی ممنوع چیز کے لئے لفظ حرام استعمال فرمایا ہے۔ گویا خشکی کا شکار صرف احرام کی شرط کے ساتھ حرام ہے۔ ورنہ حلال ہے۔ پس جنگ کی عارضی ممانعت ظاہر کرنے کے لئے لفظ حرام استعمال کرنا بالکل درست ہے۔

ان دو آیات کے علاوہ لغت کا ایک حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اسلام میں مردوں اور عورتوں پر نماز فرض ہے۔ مگر اسلام نے عورت کے ایام حیض میں اسے نماز سے منع کیا ہے۔ اس وقتی ممانعت کو علامہ مجد الدین فیروز آبادی نے اپنی لغت "القاموس المحیط" میں لفظ حرام سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مثال میں یہی فقرہ لکھا ہے۔ وحرمت الصلوٰۃ علی الحائض۔ پس معلوم ہوا کہ وقتی ممنوع چیز کو بھی حرام کہا جاسکتا ہے۔ حالانکہ وہ چیز دوسرے اوقات میں فرض ہوتی ہے۔

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ عارضی طور پر ممنوع امر کو بھی حرام کہا جاسکتا ہے۔ اور لفظ حرام التوا کے معنوں میں مستعمل ہوسکتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہوا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ "جنگ و قتال" کے التواء کے لئے لفظ حرام کا استعمال ضروری تھا۔ اور یہ استعمال قرآن مجید کے عین مطابق ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں۔ کہ موجودہ وقت میں جہاد کے عملاً فرض ہونے کے تو سب غیر احمدی علماء بھی منکر ہیں۔ چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی نے مقدمہ ڈیرہ غازیخاں میں ۱۰-۱۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو بجواب جرح کہا کہ "اس وقت جہاد کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ جہاد کے ضروری شرائط نہیں پائے جاتے اگر کوئی مفتی یہ فتوےٰ دے۔ کہ موجودہ وقت میں ہندوستان کے مسلمانوں پر جہاد کرنا فرض ہے۔ تو اس کا فتوےٰ غلط ہوگا۔ ہم پر جہاد تب فرض ہوگا جب ہمیں لڑنے کی پوری طاقت حاصل ہوگی۔"

پھر کہا کہ "اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مسلمانوں پر جہاد فرض نہیں تو وہ شخص کافر ہے۔ ہاں اگر وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اس وقت جہاد کرنا فرض نہیں ہے۔ تو وہ کافر نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں جہاد کے شرائط نہیں پائے جاتے۔ نماز ظہر کی ادائیگی مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن وہ اس کے وقت کے آنے سے پہلے اسے ادا کرنیکا پابند نہیں۔ وقت سے پہلے کسی شخص سے نماز کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا یا حکم دینا ناجائز ہے۔ اگر میں جانتے ہوئے نماز ظہر اس کے وقت سے پہلے پڑھ لوں۔ تو میں گنہگار رہوں گا۔"

اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ آیا جب جہاد کرنا فرض نہ ہو۔ جنگ و قتال کو حرام کہنا جائز ہے یا نہیں۔ میرے نزدیک ایسی صورت میں جنگ و قتال کو حرام کہنا خود قرآن مجید کا منشاء ہے۔ نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جنگ و قتال میں مخالفین کو قتل کیا جائے گا ان کا خون بہایا جائے گا۔ جنگ و قتال کی اہم غرض یہی ہے۔ کہ برسرپیکار دشمنوں کو قتل کیا جائے۔ اگر یہ قتل جائز طور پر اور شرائط کے مطابق ہو تو اسے درست تسلیم کیا جائے گا۔ اور اسے جہاد کا ایک حصہ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر شرائط کے پائے جانے کے بغیر جنگ و قتال کیا جائے۔ اور اس طرح انسانی جانوں کو موت کے گھاٹ اتارا جائے تو قرآن مجید نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

(۱) ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق (سورۂ بنی اسرائیل و سورۂ انعام) یعنی کسی انسان کو بھی مت قتل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قتل نفس کو بجز قانون اور شرائط کے پائے جانے کے حرام کیا ہے

(۲) ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (سورۂ فرقان) یعنی مومنوں کی یہ صفت ہے کہ وہ کسی انسان کو قتل نہیں کرتے بجز حق کے۔ ناحق قتل انسان کو اللہ تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ شرعی شرائط کے پائے جانے کے بغیر کسی ایک انسان کا قتل بھی حرام ہے۔ اور شرعی شرائط کے پائے جانے کے بغیر جنگ و قتال بھی یقیناً حرام ہے۔ موجودہ وقت میں جنگ و قتال کے لئے جو شرائط شریعت اسلامیہ نے بیان کئے ہیں پائے نہیں جاتے۔ اس پر تمام علماء بھی صاد کرتے ہیں پس نتیجہ صاف ہے۔ کہ اس وقت جنگ و قتال حرام ہے۔ بحالات موجودہ اس کو حرام نہ سمجھنا یا حرام نہ کہنا قرآن مجید کا انکار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کے عین مطابق فرمایا۔ ؎

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

تحریک جدید جماعت احمدیہ کیلئے ربانی پیغامِ عمل

(۱)

دنیا جس بھیانک اور مہیب دور میں سے گذر رہی ہے وہ کس سے پوشیدہ ہے؟ بڑی بڑی قومیں آپس میں دست وگریباں ہو رہی ہیں۔ حکومتوں کی باہمی آویزش۔ جوش اور سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں کمزور اور کمتر ملکوں کو کھا جانے پر تلی ہوئی ہیں۔ مختلف قسم کے نظامِ حکومت ایک دوسرے سے الجھ رہے ہیں۔ دنیا ایک عالمگیر جنگ کے خوفناک دہانہ میں سُرعت کے ساتھ داخل ہو رہی ہے۔ ہر قوم اس وقت مصروفِ عمل ہے۔ طاقتور اپنی قوت کو مضبوط تر کرنے۔ اور کمزور اپنی مدافعت کی فکر میں مسلسل اور پیہم جدّ وجہد کر رہے ہیں۔ اس دوڑ میں کون جیتے گا؟ اس عظیم الشان انقلاب کے بعد دنیا کا نقشہ کیا ہوگا؟ ان تمام امور کو وہ علیم وخبیر عالم الغیب خدا ہی بہتر جانتا ہے مگر اس حقیقت سے کسے انکار ہے۔ کہ اس دور میں وہ سب مٹ جائیں گے جن کی زندگی دامنِ ارض پرستی اور مردنی کا داغ ہے۔ اور وہی قائم رہے گا۔ جو زندگی کی دوڑ میں سبقت لے جانے کے لئے ہر وقت ساعی ہے۔

(۲)

احمدیت خدا تعالےٰ کا نازل کردہ سرمدی پیغام ہے۔ احمدیت انسانوں کے بنائے ہوئے مختلف الانواع نظامِ حکومت۔ قسما قسم کے دُنیوی اور سِفلی تمدّنوں۔ اور رنگا رنگ کی گناہ آلودہ تہذیبوں پر اُن کے اسقام ونقائص کو واضح کرتے ہوئے اس قدوس خدا کے بنائے ہوئے نظام شریعت مصطفوی کے پیش کردہ ابدی تمدّن اور اسلام کی بے داغ اور بے نقص تہذیب کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ ہر احمدی اس یقین سے لبریز ہے۔ کہ یہ سب تمدّن جو اس وقت اسلام کے سوا دنیا میں رائج ہیں قائم نہیں رہ سکتے۔ وہ سب تہذیبیں جو روحانیت سے معرّا۔ اور دہریت ولامذہبیت سے آلودہ ہیں مٹ جائیں گی۔ ہر اس نظام کی عمارت جس کی بنیادیں ربانی قوانین پر نہیں۔ بلکہ ناقص اور کمزور انسانی عقلوں سے نکلے ہوئے محدود نظریات پر کھڑی کی گئی ہیں ناپائیدار ہیں۔ دنیا میں جاری و ساری ہوگا تو اسلامی نظام۔ قائم رہیگی تو اسلامی تہذیب۔ اور رائج ورَاسخ ہوگا۔ تو اسلامی تمدّن! جس کا ایک ایک جزو اُس اللہ العٰلمین کا نازل کردہ ہے۔ جس پر دنیا ومافیہا کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اس اسلامی تمدن کے قیام کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ جو تا ابد قائم رہنے والا ہے مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا اتنا بلند، اتنا ذی شان، اتنا رفیع القدر دعوےٰ کرنے والی قوم اپنے شاندار۔ وسیع اور مشکل مقصد کو بغیر کسی تگ ودو کے حاصل کر سکتی ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ایک نہایت ہی عظیم الشان جدوجہد ہے جو اس مقصد کے حصول کا پیش خیمہ ہے؟ مسلسل اور پیہم کوششوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ جس کی ہر کڑی سے دوچار ہونا ناگزیر ہے؟ اور دُور، بہت دور، منزل تک پہونچنے سے پہلے آزمائشوں۔ محنتوں۔ کلفتوں۔ اور مصیبتوں سے گذرنا ضروری ہے۔ بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی تائید جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ ہر احمدی کا ایمان ہے۔ کہ نصرتِ ایزدی احمدیت کے شاملِ حال ہے۔ احمدیت کے عالمگیر غلبہ کو مشیت الٰہی مقدر کر چکی ہے۔ مگر کیا اس الٰہی فضل کے جذب کے لئے ہمیں کسی محنت کی ضرورت نہیں؟ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم کے الٰہی قانون سے کسے مفر ہے؟ کون ہے جو مَن جَدَّ وَجَدَ کی حقیقت کا منکر ہو سکے۔ نصرت وتائید الٰہی کے حصول کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت کو فروگذاشت نہیں کیا جا سکتا۔ پس محنت مسلسل تگ ودو، متواتر کوشش اور پیہم جدوجہد جماعت احمدیہ کے لئے ضروری، اور بس ضروری ہے۔

(۴)

تحریک جدید کے قیام کی اصل غرض یہی ہے۔ یہ تحریک جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے پیغامِ عمل ہے۔ یہ پیغام ہر احمدی مرد وعورت، ہر خورد وکلاں، ہر بچے اور بوڑھے، ہر امیر اور غریب کو جاگنے اور اپنا سب کچھ بھلا کر۔ اپنی ہر چیز کو خدا کے دین کی خاطر صرف کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ تحریک جدید جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں ایک پاک تبدیلی اور ایک پاک انقلاب کو چاہتی ہے۔ ایسی تبدیلی جو اسے صبغۃ اللہ میں رنگین کردے۔ ایسا انقلاب جو احمدیت کے اس عالمگیر غلبہ کو جلد تر لے آوے۔ جو خدا نے اُس کے لئے مقدر کیا ہے تحریک جدید ہمیں انہیں قربانیوں اور کوششوں کے لئے تیار کرتی ہے۔ جو ابدی فتح کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ پس اس پر عمل ہر احمدی کے لئے لازمی اور لابدی ہے۔

(۵)

خدام الاحمدیہ کے نوجوانو!

آپ کو حضرت سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ نے "تحریک جدید کے والنٹیئر" قرار دیا ہے بے شک جماعت کے ہر فرد پر حضور کے ارشادات کی تعمیل کی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ مگر آپ کے فرائض کہیں زیادہ ہیں۔ آپ کا بوجھ بہت ہی بھاری ہے۔ اور آپ کا فریضہ نہایت اہم۔ آپ کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ آپ تحریک جدید کے تمام مطالبات کو وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کریں۔ وہاں یہ بھی لازمی ہے۔ کہ آپ خود اپنا نمونہ ایسا بنالیں۔ جو تحریک جدید کے عین مطابق ہو آپ کا ہر فعل اس بات کی علامت ہو۔ کہ احمدی جماعت بیدار ہے۔ آپ کا ہر قول اس امر کے مترادف ہو۔ کہ جماعت احمدیہ صداقت، دیانت اور صحیح اسلامی اخلاق کی حامل ہے۔ اور آپ کی ہر حرکت قوم کی حرکت سے عبارت ہو۔ تب اور صرف تب ہی ہم اس دعویٰ میں مفتخر ہو سکیں گے۔ کہ ہم نے "تحریک جدید کے والنٹیئر" ہونے کا حق ادا کر دیا۔

پس ۵ ہجرت ۱۳۱۹ شمسی ہجری کو جہاں احباب جماعت تک جلسوں کے ذریعے سے مطالبات تحریک جدید کو ذہن نشین کیا جائے۔ وہاں اپنے آپ میں بھی ایسی تبدیلی پیدا کرنے کا عزم کیا جائے۔ جو ہمارے مقدس مطاع۔ ہمارے پیارے امام حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین ؂

خاکسار:۔ خلیل احمد۔ جنرل سیکرٹری

مجلس خدام الاحمدیہ

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حیفا سے لکھتے ہیں:۔ (۱) خاکسار نے حیفا کے علاوہ بیت المقدس۔ بیت لحم۔ خلیل عین غزال۔ جبع۔ عکا۔ ناصرہ۔ اور دالیۃ الکرمل کا دورہ کر کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ چار پرائیویٹ مباحثات ہوئے (۲) یوم التبلیغ کے موقعہ پر احباب نے حیفا۔ عکا۔ بعنہ۔ کفر یاسیف۔ شفاعمرو اور ناصرہ میں اسلام کا پیغام پہونچایا۔ اور ایک ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے (۳) البشریٰ کے چھ نمبر شائع کئے گئے (۴) لجۃ النور۔ نجم الھدیٰ۔ التاویل الصحیح وابطال عقیدۃ نزول المسیح اور اسئلۃ واجوبۃ چار مستقل کتابیں شائع کی گئیں۔ (۵) اشتہارات توفی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق مع انعام دس ہزار روپیہ۔ نداء المنادی علیٰ کلمتی فی الاحمدی ایک غیر احمدی کا جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے متعلق بارہ صفحات کا ٹریکٹ، رسالہ ششم تحریک جدید کے متعلق اعلان پانچ ہزار کی تعداد میں مذکورہ بالا ٹریکٹ شائع کئے گئے (۶) تین سو کے قریب سلسلہ کی دوسری مختلف کتابیں اور رسالے بذریعہ ڈاک طالبانِ حق کو بھیجے گئے (۷) جماعتوں کے ہفتہ وار اجلاس اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدہ جاری رہے (۸) ۲۹ خطوط مختلف قسم کے لکھے گئے (۹) گیارہ اصحاب بفضلہ تعالےٰ بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ؂

دنیا میں مستقل امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

یورپین ممالک کی سیاسی فوقیت اور غلبہ محکوم ممالک کی ذہنیتوں کو بدلتا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں برطانوی سیادت کا نہیں بلکہ اثر شدہ ہے۔ جو ہندوستانی دماغ پر ہو رہا ہے۔ اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اہل ہند جسمانی طور پر غیر ملکی اقتدار سے آزاد بھی ہو جائیں۔ تو ذہنی طور پر اس کے غلام رہیں گے۔ ہندوستان کے سیاسی لیڈر غیر ملکی اشیاء کے استعمال سے احتراز کی تلقین بڑے زور سے کرتے ہیں۔ اور جسمانی طور پر ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے ان کی قربانیاں قابل قدر ہیں۔ لیکن سخت افسوس ہے۔ کہ وہ اس بات کو بالکل نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ اصل آزادی قانونی یا اقتصادی آزادی نہیں۔ بلکہ ذہنی اور تخیلی آزادی ہے۔ غیر ملکی مال و اسباب کا مقاطعہ اتنا ضروری نہیں۔ جتنا کہ غیر ملکی غلط اور نقصان رساں نظریات کا۔ اگر ہم ذہنی اور تخیلی لحاظ سے آزاد نہ ہونگے تو سیاسی آزادی کے باوجود غلام کے غلام ہونگے۔ ہندو لیڈر اس بات پر تو بہت زور دیتے ہیں۔ کہ ایک خاص قسم کا لباس ہر ہندوستانی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ خاص قسم کے تمدن کی پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن نظام حکومت کے متعلق جو خاکہ ان کے ذہن میں آتا ہے وہ یا تو کسی مغربی ملک کی نقل مطابق اصل ہوتی ہے یا پھر اس کا چربہ۔ جو آئینی نظام ان کے ذہن میں آ سکتا ہے۔ اس کے خد و خال بالکل وہی ہوتے ہیں۔ جو برطانوی پارلیمنٹ کے نظام کے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں بعض اور مغربی نظاموں کی روشنی میں اپنے مذاق کے مطابق کوئی تبدیلی کر لی جاتی ہے۔

گویا ہندوستان کے لیڈر چاہتے تو یہ ہیں۔ کہ جس طرح مغربی ممالک اپنے اپنے ہاں آزاد ہیں۔ اپنے لئے قوانین مرتب کرنے کی کامل آزادی رکھتے ہیں جس قسم کی حکومت کی تشکیل چاہیں کسی کی مداخلت کے بغیر کر سکتے ہیں اہل ہند بھی اپنے معاملات میں آزاد ہوں۔ اور جس قسم کا نظام اپنے لئے مناسب سمجھیں اختیار کریں۔ لیکن اگر یہ بات حاصل ہو جائے۔ تو بھی ہندوستان کی مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ان مخصوص مشکلات کے علاوہ جو زمانہ دراز سے ہندوستان کی قسمت سے وابستہ چلی آتی ہیں۔ یہاں بھی ان سیاسی تحریکات کے جراثیم پرورش پانے لگیں گے۔ جو کہ یورپ میں جاری ہیں۔ یہاں بھی وہی ذہنی خلفشار شروع ہو جائے گا جس میں یورپ گرفتار ہے۔ یورپ میں آج کیا ہو رہا ہے۔ سیاسی تحریکات کے ڈرامے ہیں جو کھیلے جا رہے ہیں۔ آج اگر ایک سین سامنے آتا ہے تو کل اس پر پردہ گر جاتا ہے۔ اور دوسرا نظارہ سامنے آ جاتا ہے۔ کل جرمنی میں اگر قیصریت کا دور دورہ تھا۔ تو آج نازیت کا غلبہ نظر آ رہا ہے۔ روس میں زاریت کے معدوم ہو جانے پر بالشوازم نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ ایک طرف زبردست حکومتیں زیر دستوں کو اپنا شکار بنا کر ان میں اپنے سیاسی نظریات کی نشو و نما کے لئے میدان تیار کر رہی ہیں۔ دوسری طرف ان نظریات سے اختلاف رکھنے والی حکومتیں مخالف جراثیم کی ترقی کو روکنے کے لئے آتش و خون سے کھیل رہی ہیں۔ کسی ملک میں آج ایک پارٹی کا غلبہ اور تفوق ہے۔ تو اندر ہی اندر اسے نابود کرنے والے خیالات بھی پرورش پا رہے ہیں اور طاقت پکڑتے جاتے ہیں جمہوریت پسند آمریت اور فسطائیت کی تباہی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور بالشویک جمہوریت کا خاتمہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پھر کسی ملک میں جمہوریت کی تفاصیل میں اختلافات رخنے ڈالے ہوئے ہیں۔ غرض ان مختلف سیاسی نظریات اور تحریکات نے مغرب کی زندگی کو تلخ کر رکھا ہے۔ اتحادیوں کو اس خیال نے بے چین کر رکھا ہے۔ کہ نازی ازم کا دیو یورپ کے ممالک پر متسلط نہ ہو سکے۔ اور بالشوازم اتحادیوں کے جمہوری نظام کو مٹا کر اس کی جگہ اپنا نظام تمام یورپ میں نافذ دیکھنا چاہتا ہے۔ ان مخالف و متضاد سیاسی نظریات نے یورپ کے امن کو گویا مستقل طور پر برباد کر رکھا ہے اور پھر یورپ پر ہی کیا موقوف ہے۔ چین و جاپان کی آویزش بھی تو سیاسی نظریات ہی کی جنگ ہے۔ غرضیکہ ہر طرف فتنہ و فساد ہے۔ سپین جیسا شاداب و سرسبز ملک کس طرح ایسے ہی سیاسی نظریات کے اختلاف کے باعث کئی سال تک ہولناک جنگ کی مصیبت میں مبتلا رہا۔ اور کس طرح یورپ کے دوسرے ممالک اس جنگ کی آگ میں ایندھن جھونکتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ بدنصیب ملک تباہ و ویران ہو چکا ہے۔

چونکہ انسان ہمیشہ مختلف طبائع۔ مختلف فطرتیں مختلف دماغی قابلیتیں اور استعدادیں مختلف امیال و عواطف اور مختلف ذہنیتیں لے کر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ خلفشار کبھی ختم ہو سکے گی۔ اگر آج نازی ازم اس قدر زور پکڑ سکتا ہے۔ کہ تمام سیاسی مخالفوں کو بزور دبا دے تو عین ممکن ہے۔ کہ کل کوئی اس کی مخالف تحریک اس قدر طاقت پکڑ لے کہ اسے تباہ کرنے کے لئے میدان میں آ کر پھر فساد و جنگ کا دروازہ کھول دے ان حالات میں ہندوستان میں اگر یورپ کی نقل کرتے ہوئے کوئی نظام حکومت تجویز کر لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کہ اس ملک کی مشکلات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو چکا۔ بلکہ یہاں بھی مختلف سیاسی نظریات کے نشو و ارتقا کے لئے ایک میدان تیار ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیت مفید نہیں بلکہ سخت مضر ہوگی۔ اور ہندوستان کی مشکلات میں اضافہ کرنے والی ثابت ہوگی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب یہ صورت ہے۔ تو پھر کیا دنیا میں کبھی امن قائم ہو ہی نہیں سکے گا۔ اور کیا ہندوستان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ غلامی کا طوق اپنی گردن میں حمائل رکھے۔ اور آزادی کا خیال دل سے نکال دے۔ نہیں۔ ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ اسلام نے جو نظام حکومت دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں ان تمام مشکلات کا نہایت مکمل اور جامع حل موجود ہے۔ اور یہ امر یقینی ہے کہ جب تک دنیا اس نظام کو نافذ نہیں کرتی۔ کبھی آرام کا سانس نہیں لے سکتی۔ وہ نظام کیا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر آئندہ خط میں کیا جائے گا۔

خریداران الفضل جنکے نام وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۵۲۰۶۔ شیخ عبد الغنی صاحب
۱۵۲۰۸۔ بابو رشید احمد "
۱۵۲۰۹ خواجہ عبد العزیز صاحب ۱۵۲۲۱ گل محمد صاحب
۱۵۲۲۶ محمد صدیق صاحب
۱۵۲۲۹ لعل دین "
۱۵۲۳۱۔ چوہدری رحمت خان صاحب
۱۵۲۳۸۔ ایس عباس "
۱۵۲۳۹۔ پیر محمد اکبر "
۱۵۲۴۰ محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایس لطیف
۱۵۲۴۴ میاں اللہ دتا صاحب
۱۵۲۴۷۔ ملک منظور احمد خان "
۱۵۲۵۰ چوہدری سلطان علی "
۱۵۲۵۳۔ احمد الدین "
۱۵۲۶۴۔ برکت علی "
۱۵۲۶۹ ایچ حیدر "
۱۵۲۷۱ شیخ محمد یوسف "
۱۵۲۷۲ صاحبزادہ مبارک احمد "
۱۵۲۷۵۔ مبارک احمد خان "
۱۵۲۷۶ زکریا احمد "
۱۵۲۷۷ محمود حسن خان "
۱۵۲۸۱ مولوی چراغ دین "
۱۵۲۸۵ عبد السبوح "

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۱۹ ہش

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق احمدیہ کیلنڈر چھپوایا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ بہت جلد تیار ہو جائے گا۔ جو جماعتیں اور دوست کیلنڈر کے آرڈر روانہ فرما چکے ہیں۔ ان سے اس تعویق کی وجہ سے معذرت خواہ ہوں۔ اور جن دوستوں نے ابھی آرڈر نہیں بھجوائے وہ جلد توجہ فرمائیں۔ تاکہ بعد میں ختم ہو جانے پر وہ اس تحفہ سے محروم نہ رہیں۔ اگرچہ سال کا کچھ حصہ گذر چکا ہے۔ اور کیلنڈر دیری سے چھپ رہا ہے۔ مگر اس کی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے اور اس لئے کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنی خط وکتابت میں ہجری شمسی کی تاریخ دی جائے ہر احمدی گھر اور انجمن میں ایک کیلنڈر چاہیئے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے نہایت موثر ذریعہ ہے۔ اور احباب کو بطور تحفہ دیا جا سکتا ہے۔

اس کیلنڈر کی چند خصوصیات

(۱) اس میں سنہ ہجری شمسی اور سنہ عیسوی دونوں ہوں گے۔

(۲) سنہ ہجری قمری بھی ہوگا۔

(۳) دن مہینے اور سال انگریزی کے علاوہ اردو میں بھی ہوں گے۔

(۴) کیلنڈر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے دو نہایت خوبصورت بلاک ہوں گے۔

(۵) کیلنڈر کے درمیان احمدیہ جھنڈے کا شاندار بلاک ہوگا۔

(۶) اعلےٰ آرٹ پیپر پر نہایت دیدہ زیب صورت سے چار رنگوں میں چھپیگا۔ اور سائز ۲۲"×۱۸" ہوگا۔

(۷) اسلامی اور سرکاری تعطیلات درج کی جائیں گی۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے خوشخبری

جناب صدر محترم مجالس خدام الاحمدیہ کے فرمانے پر کچھ کیلنڈر ایسے چھپوائے گئے ہیں۔ جن میں کہ خدام الاحمدیہ کے جھنڈے کا نہایت خوبصورت بلاک ہوگا۔ اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ اور ان کے ممبران آرڈر دیتے وقت خدام الاحمدیہ والے جھنڈے کے کیلنڈر کی ضرور تشریح کر دیں۔

قیمت صرف ۲؍ فی کیلنڈر ہے اور خرچ ڈاک ۱؍ فی کیلنڈر ہوگا۔ چھ یا اس سے زائد خریدنے والوں سے خرچ ڈاک نہیں لیا جائے گا۔ قیمت پیشگی بھجوائی جائے تو وی پی کے اخراجات سے بچ سکتے ہیں۔

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۲۷ اپریل۔ آج جرمن مدبر ربن ٹراپ نے بین الاقوامی سیاسیات پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کو چونکہ مغربی محاذ پر اپنی جنگ کی ناکامی کا یقین تھا۔ اس لئے وہ کسی اور مرکز جنگ کا متلاشی تھا۔ اور غیر جانبدار ممالک کو جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش کرتا رہا۔ ہم نے بارہا کہا تھا۔ کہ ہم برطانیہ اور فرانس کے ساتھ صلح سے رہنا چاہتے ہیں مگر ہمیں خواہ مخواہ چیلنج دیا گیا۔ جسے ہم نے منظور کیا ہے۔ ناروے کی جنگ میں جرمن فوج نے اتحادی ایجنٹوں سے ایسے کاغذات برآمد کئے ہیں۔ جن سے واضح ہے کہ اتحادی ناروے پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ اور اسی لئے اس کے ساحل کے قریب سرنگیں بچھائی گئیں۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ ربن ٹراپ کی تقریر کے جواب میں برطانوی حکومت نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ اس میں واقعات کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور بالکل سفید جھوٹ بولا گیا ہے اگر برطانیہ ناروے پر حملہ کے لئے تیار ہوتا۔ تو اپنی فوجیں بروقت جرمنی کے مقابلہ کے لئے کیوں نہ پہنچا سکتا۔ ہمارے سرنگیں بچھانے سے قبل جرمن افواج ناروے پر حملہ آور ہو چکی تھیں۔ حکومت برطانیہ نے لکھا ہے۔ کہ ناروے پر حملہ اگر برطانوی حملہ کے ڈر سے تھا۔ تو ڈنمارک پر قبضہ کی کیا وجہ ہے۔

وزیر جہاز رانی برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت دو ہزار مسلح جہاز رو کی جنگ میں امداد کر رہے ہیں۔ اب تک ہمارے صرف تین فیصدی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ مگر ... تعداد پوری ہوتی رہتی ہے۔

ٹوکیو ۲۷ اپریل۔ جنوبی شانسی میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق جاپانی فوجوں ... ہے کہ ... کے ... ۲۰ ہزار چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔

نیویارک ۲۷ اپریل۔ ڈنمارک پر قبضہ سے جرمنی کو ایک کروڑ پونڈ کا سونا ہاتھ آیا ہے۔ حکومت ڈنمارک تین کروڑ پونڈ کا سونا پہلے ہی امریکہ بھیج چکی ہے۔ خیال ہے کہ اب جرمنی امریکہ سے اس کا مطالبہ کریگا۔ اور امید نہیں وہ واپس کرے۔ اس پر دونوں میں کشیدگی کا احتمال ہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ ریوٹر کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ برطانیہ میں اس وقت ایک ہزار کروڑ پتی ہیں۔ برطانیہ میں کروڑ پتی اسے کہا جاتا ہے جس کی سالانہ آمد ۳۰ ہزار پونڈ سے زیادہ ہو۔

آج ڈینش پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ جرمنی کے حملہ کے وقت جو سپاہی مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے ان کے پس ماندگان کو مبارکباد دی جائے۔ مگر سپیکر نے اس تحریک کے پیش ہونے کی اجازت نہ دی۔ اور کہا اس کے لئے یہ وقت موزون نہیں۔

بلقانی ممالک جرمن حملہ سے ہراساں اور دفاعی تدابیر میں منہمک ہیں۔ رومانیہ نے غیر ملکی پروپیگنڈا کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ حکومت سوئٹزرلینڈ نے اپنی حدود میں غیر ملکی جھنڈے لہرانا ممنوع قرار دیدیا ہے۔ علاوہ ازیں ہالینڈ میں اجرتی کے مخابروں پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ اور ۳ لاکھ ۶۰ ہزار فوج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۸ اپریل۔ مسلم لیگ نیشنلسٹ کانفرنس کا کھلا اجلاس آج رات یہاں منعقد ہوگا۔ مجلس عاملہ کا اجلاس آج تیسرے پہر شروع ہوا۔ جس میں کھلے اجلاس میں پیش ہونے والے ریزولیوشن پر غور کیا گیا۔ یہ ریزولیوشن آئندہ آئین میں مسلمانوں کی پوزیشن سے متعلق ہے۔

مہاراجہ صاحب گوالیار نے ۵ لاکھ روپیہ لڑائی میں زخمی ہونے والے فوجیوں کی مرہم پٹی کے لئے دیا ہے۔

پشاور ۲۸ اپریل۔ صوبہ سرحد کے گورنر وزیرستان کے دورہ کے بعد آج واپس آگئے۔ آپ احمد زئیوں کے علاقہ میں گئے تھے۔ جس میں ایک مرکز بنائی جا رہی ہے۔ پہلے ان لوگوں نے بہت اودھم مچا رکھا تھا۔ مگر اب امن ہے مہمند لیڈر بادشاہ گل نے اپنے خزانچی کو روپیہ کھا جانے کی وجہ سے قید کر دیا ہے۔

پشاور چھاؤنی کی ایک عمارت کے متعلق ہندو مسلمانوں میں جھگڑا ہے۔ مسلمان اسے مسجد بتاتے ہیں۔ آج دونوں اقوام کے نمائندوں نے سٹی مجسٹریٹ سے بات چیت کی۔ اور انہیں ثالث مقرر کرنے کا اختیار دیا۔ دونوں نے ان کا فیصلہ ماننے کا وعدہ کیا ہے۔

کراچی ۲۸ اپریل۔ سندھ گورنمنٹ اپنے صوبہ میں جیوٹ کی صنعت کو ترقی دینے پر غور کر رہی ہے۔ اگر اس کی سکیم کامیاب ہوگئی۔ تو اسے دو کروڑ سالانہ آمد ہوگی۔ سندھ میں ہر سال دس کروڑ کی مالیت کا جیوٹ پیدا ہوتا ہے اگر کوشش کی جائے تو اسے بڑھایا جا سکتا ہے۔

امرتسر ۲۸ اپریل۔ آج خاکساروں نے یہاں جلوس نکالنا چاہا۔ مگر پولیس نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا۔ کل شام چھ خاکسار لاہور سے آئے تھے۔ جو رات ایک مسجد میں ٹھہرے۔ ایک مقامی خاکسار بھی ان کے ساتھ مل گیا۔ پولیس ان کی نگرانی کرتی رہی۔ آج جب وہ مسجد سے نکلے تو پولیس نے ان ساتوں کو گرفتار کر لیا۔

بمبئی ۲۸ اپریل۔ سعودی عرب کے ولیعہد امیر سعود بن عبد العزیز جو اس ہفتہ کے شروع میں کراچی وارد ہوئے تھے۔ آج اپنی صحت کے متعلق ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے لئے یہاں آئے آپ کے پانچ بھائی بھی ساتھ ہیں۔ آپ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ گو ہم لڑائی سے الگ ہیں۔ مگر ہماری ہمدردی برطانیہ کے ساتھ ہے گیٹ آف انڈیا پر بہت سے عربوں اور مسلم لیڈروں نے آپ کا استقبال کیا۔ گورنر بمبئی کا نمائندہ بھی موجود تھا۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ ناروے کی لڑائی کے بارہ میں بہت تھوڑی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ٹرانیم کے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہونے کی توقع ہے جہاں جرمن فوجیں قدم جمانا چاہتی ہیں وہ آسلو سے اس طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اور دو رستوں سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ مگر برطانوی فوجوں نے دونو رستے روک رکھے ہیں۔ ٹرانیم کو جانے والی ریلوے لائن پر ایک بڑا جنکشن اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے اس لائن سے بھی جرمن فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اب وہ پہاڑی رستوں کو چھوڑ کر میدانی علاقوں سے بڑھنا چاہتی ہیں۔ کینیڈا کی فوج بھی اتحادیوں کی امداد کے لئے ناروے پہنچ چکی ہے۔ وہ پہاڑی علاقوں میں لڑائی کے لئے بہت موزون ہے

۹ اپریل سے ۲۴ تک ۲۸ جرمن فوجی جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں غیر جانبدار ممالک کے نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ صرف آسلو کی کھاڑی میں تین ہزار جرمن سپاہیوں کی لاشیں تیرتی پھرتی تھیں۔ اس سے جرمنی کے اس جھوٹ کا پول بھی کھل جاتا ہے کہ برطانوی فوجیں اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ اور جرمن فوجیں بخیریت ناروے پہنچ گئیں۔

ناروے میں اب برطانوی طیارے بھی پہنچ چکے ہیں اور خشکی کی لڑائیوں میں فوج کو مدد دے رہے ہیں۔ پہلے چونکہ اتحادیوں کے پاس ہوائی اڈے نہ تھے اس لئے طیارے نہ لائے جا سکے اور اس وجہ سے فوجوں کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ مگر اب اڈے تیار ہو رہے ہیں ہیں جوں جوں ہوتے جائیں گے طیاروں کی تعداد بھی بڑھتی جائے گی۔ برطانیہ میں ۲۶ سال تک عمر کے نوجوانوں کو فوجی خدمت کے لئے بلا لیا گیا ہے کل ۳ لاکھ سے زائد بھرتی ہوئی۔ اور اب تک ۱۸ لاکھ نوجوان بھرتی ہو چکے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی